بند کیجئے پرنٹ کیجئے اپنے احباب کو ای میل کیجئے

جنگ

Share

سوئس بینکوں میں پاکستانیوں کے 200 ارب ڈالرز کی واپسی کیلئے کارروائی شروع

ایف بی آر کی ٹیم اگلے ماہ سوئٹزرلینڈ جائے گی

ٹیم اگست کے تیسرے ہفتے میں جائیگی، سوئس حکام سے رابطوں کا آغاز کرنے کیلئے کابینہ سے منظوری لے لی، کام مکمل ہونے میں کچھ سال لگیں گے، وزیرخزانہ اسحاق ڈار

حکومت کوشش کریگی بغیر ٹیکس کے غیر ممالک میں جمع رقوم واپس لی جائیں، سابق سوئس وزیر کہہ چکے ہیں بینکوں میں پاکستانیوں کے 200 ارب ڈالرز موجود ہیں

اسلام آباد (انصار عباسی) پاکستانیوں کی جانب سے غیر قانونی انداز سے سوئس بینکوں میں چھپائے گئے غیر ٹیکس شدہ اربوں ڈالرز کی واپسی کیلئے ایف بی آر کی ایک ٹیم آئندہ ماہ سوئٹزرلینڈ جارہی ہے۔ وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے دی نیوز کو بتایا کہ ایف بی آر کی ٹیم اگست کے تیسرے ہفتے میں سوئٹزرلینڈ جائے گی۔ ڈار نے بتایا کہ انہوں نے پہلے ہی کابینہ سے منظوری لے لی ہے کہ رسمی طور پر سوئس حکام کے ساتھ رابطہ کاری کا آغاز کیا جائے تاکہ سوئس بینکوں میں موجود اربوں ڈالرز واپس حاصل کیے جا سکیں۔ وزیر خزانہ نے واضح کیا کہ یہ ایک طویل عمل ہے اور اس میں کچھ برس لگ سکتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ سوئس بینکوں میں پاکستانی شہریوں نے تقریباً 200 ارب ڈالرز چھپا رکھے ہیں۔ ایک بینک کریڈٹ سوئس اے جی بینک کے ڈائریکٹر نے ریکارڈ پر بتایا ہے کہ ان کے بینک میں پاکستانیوں کے 97 ارب ڈالرز موجود ہیں۔ اسی طرح سابق سوئس وزیر خارجہ مچلن کامی رے نے مبینہ طور پر بتایا ہے کہ پاکستانی شہریوں کے سوئس بینکوں میں موجود اثاثوں کی تعداد 200 ارب ڈالرز ہے۔ یہ ایک ایسا بیان ہے جس کی ابھی تک کوئی تردید سامنے نہیں آئی۔ حکومت کی کوشش ہوگی کہ وہ نئے سوئس قوانین کی مدد سے غیر قانونی طور پر سوئس بینکوں میں چھپائے گئے پیسوں کے متعلق معلومات حاصل کرے۔ نئے قانون (ریسٹی ٹیوشن آف الیسٹ ایسیٹ ایکٹ 2010) کے تحت سوئس حکومت اس بات کی اجازت دیتی ہے کہ اس کے بینکوں میں موجود رقوم کے متعلق معلومات کا تبادلہ کیا جاسکے۔ وفاقی کابینہ کے روبرو ایک سمری پیش کی گئی تھی جس میں پاک سوئس ٹیکس معاہدے پر دوبارہ نظرثانی کرنے کا معاملہ پیش کیا گیا۔ یہ سمری ستمبر 2013 میں منظور کی گئی تھی۔ وزیر خزانہ کے حوالے سے بتایا گیا تھا کہ انہوں نے پارلیمنٹ کو بتایا ہے کہ سوئس حکام نے پاک سوئس معاہدے پر دوبارہ نظرثانی کے معاملے پر اپنی رضامندی کا اظہار کیا ہے۔ پاکستان نے سوئس حکام کے ساتھ 2005 میں معاہدے پر دستخط کیے تھے اور اس پر 2008 سے عملدرآمد شروع ہوا تھا، اس میں آرٹیکل 26 کا اطلاق نہیں ہوتا جس کے تحت معلومات کے تبادلے کے حوالے سے یہ پابندی عائد ہوتی ہے کہ متعلقہ درست درخواست کے حوالے سے معلومات شیئر کی جائیں۔ پاکستان کو یہ ثابت کرنا ہوگا کہ سوئس بینکوں میں موجود رقم اس کے شہریوں نے ٹیکس کی ادائیگی کے بغیر جمع کرائی ہیں جس کے بعد اپنے صارفین ر کلائنٹس کے راز کو ملحوظ خاطر رکھے بغیر ان اکاؤنٹس سے ٹیکس کی رقم منہا کرکے حکومت پاکستان کے حوالے کی جائے گی۔

ShareThis

آج کا اخبار پڑھئے